## سوال

(262)نامردی کی بنا پر عورت کا طلاق مانگنا کیسا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کی شادی بالغ ہوجانے پر ہوئی ہے۔ عرصہ تقریباتین برس ہوتا ہے۔ شادی کے قبل یہ معلوم ہواکہ لڑکانامرد ہے تواس سے پوچھا گیا کہ تم نامرد ہو یا نہیں اس نے کہا نہیں یعنی اس کے کہنے پر شادی کردی گئی۔ دوچار مہینے بعد تحقیق کرنے پر معلوم ہواکہ لڑکانامرد ہے۔ لڑکی اپنے سسرال جاتی ہے۔ تواس سے اس کا شوہر ناراض رہتا ہے۔ اور شوہر کی ماں بھی رخ نہیں کرتی ہے۔ لہذا عورت کا سسرال میں نباہ نہیں ہوسکتا ہے اب لڑکی طلاق چاہتی ہے تواگر شوہر طلاق نہ دے اور پنچایت بھی طلاق نہ دلوائیں تو قرآن وحدیث سے طلاق دلوانا چاہیے یا نہیں جواب قرآن وحدیث سے ہونا چاہیے؟ (ضمیر الحق سوداگر چیر کنڈا)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نکاح سے غرض فریقین کی رفع ضرورت خاصہ ہے۔ اس لئے فرمایا

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ    ٢٢٨    سورة البقرة

پس جو شخص نکاح کے قابل نہیں اگر ثابت ہوجائے کہ نکاح سے پہلے ہی قابل نہ تھا تو اس سے عقد نکاح صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ اہل نہیں ایسے نکاح میں طلاق کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث 10 اگست 1933ء)

### شرفیہ

میں کہتا ہوں کہ قبل نکاح اس کا ناقابل ثابت ہوناکیسے معلوم ہو۔ یہ صرف محض مدعی کے دعویٰ ہی سے ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ تحقیق وتجربہ سے ثابت ہوگا۔ جس کا ذکر آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں ہے وہ یہ ہے۔ کہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ووغیرہم سے ثابت ہے۔

اما اثر عمر فعند عبدالرزاق والدار قطنی من روایہ سعید بن المسیب قال قضی عمر فی العنین ان یوجل سنة رای للعلاج واخرج ابن ابی شیبہ من وجه اخرئک سعید واخرجه محمد بن الحسن فی الاثار عن حنیفه عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن بن عمر قال اتت امراة فذکر القصة فلما مضی الحول خیرہا فاختارت نفسها ففرق بینهما واخرجه ابن ابی شیبة من وجه اخر احسن عنه عن الحسن عن

عمر يوجل العنين سنة فان وصل اليها ٫ غه فرشنهيا ومن طريق الشعبي ان عمر كتب الى شريح ان يوجل العنين سنة من يوم يرفع اليه فان استطاعها والا فخيرها

واما علي رضي الله عنه فاخرجه عبد الرزاق من طريق يحيى الجزاء عنه واخرجه ابن ابي شيبه من طريق الضهاك عنه والاسنادان الضعيفان

واما ابن مسعود رضي الله عنه فااخرجه عبد الرزاق وابن ابي شيبة ودار قطني من طريق حسين بن قبيصه عنه قال يوجل العنين سنة فان جامع والافرق بينهما وفي الباب عن المغيره بن شعبه رضي الله عنه انی اجل العنين سنة اخرجه ابن ابي شيبه ودارقطني وزادفي روايه من يوم رافعه من طريق الشعبي والنخعي وابن المسيب وعطائ والحسن قالوا يوجل العنين سنة انتهى مافي الدراية تخريج الهداية للحافظ ابن حجر رحمة الله عليه ص ۲۳۲آ۲۳۱)

پس ان آثار سے ثابت ہوا کہ صحیح جواب یہ ہے کہ ایسے مقدمات میں جس دن سے مرافعہ حاکم قاضی وجج مسلم کے پاس جاوے۔ اسی دن سے شوہر کو ایک سال کی مہلت اپنا علاج کرنے کے لئے دی جائے۔ اس مدت میں اگر وہ قابل جماع ہو جائے۔ تو نکاح باقی رہے گا۔ ورنہ عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اس کے عقد میں رہے یا فسخ نکاح کو اختیار کرے۔ یا حاکم ہی فسخ نکاح کا حکم جاری کردے۔

تشریح مفید

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا نکاح اس وقت ہوا تھا جس وقت وہ نابالغ تھا۔ اس کے وارثوں نے نکاح قبول کیا تھا۔ جب وہ شخص بالغ ہوا تو وہ عین نامرد نکلا۔ جو عورت کے قابل نہیں ہے۔ اب اس عورت واسطے شرع شریف سے کیا حکم ہے۔ آیا اس کی وہ عورت بیٹھی رہے یا دوسرا نکاح کرے۔ اور جو اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ تو اس کو طلاق دے۔ تو وہ اجہل طلاق دینے سے انکار کرتا ہے۔ جیسا کچھ حکم شرع شریف سے ہو ویسا ہی کیا جاوے؟

الجواب۔ صورت مسئولہ میں اس عورت کو چاہیے کہ حاکم وقت کے یہاں اس امر کی درخواست کرے۔ کہ میرا شوہر عنین ہے پھر وہ حاکم موافق فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے اس کے شوہر کو علاج کرنے کے لئے ایک برس کی مہلت دیوے اگر اس کا شوہر اس ایک برس کے اندر اچھا ہو گیا۔ فبہا ورنہ وہ حاکم اس عورت اور اس کے شوہر میں تفریق کردے۔ پھر بعد تفریق کے وہ عورت اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ درایہ تخریج ہدایہ صفحہ 231 میں لکھتے ہیں۔

اما عمر فعند عبد الرزاق والدار قطني من رواية سعيد بن المسيب قال قضى عمر في العنين ان يوجل سنة واخرجه ابن ابي شيبه من وجه اخر عن سعيد واخرجه محمد بن الحسن في الاثار عن ابي حنفيه رحمة الله عليه عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن عن عمر رضي الله تعالى عنه (الى قوله) واخرجه ابن ابي شيبه من وجه اخراحسن عنه عن الحسن عمر عمر يوجل العنين سنة فان وصل اليها والا فرق بينهما ومن طريق الشعبي ان عمر رضي الله تعالى عنه كتب الى شريح ان يوجل العنين سنة من يوم يرفع اليه فان استطاعها والا فخيرها الى قوله واما ابن مسعود رضي الله تعالى عنه فااخرجه عبد الرزاق وابن ابي شيبه والدار قطني من طريق حصين بن قبيصه عنه قال يوجل العنين سنة فان جامع والا فرق بينهما وفي الباب عن المغيره بن شعبه انی اجل العنين سنة اخرجه ابن ابي شيبة والدار قطني وزاد في رواية من يوم رافعته ومن طريق الشعبي والنخعي وابن المسيب وعطاء والحسن قالوا يوجل العنين سنة انتهى

(کتبہ محمد عبد الرحمٰن۔ المبارک فوری۔ سید محمد نزیر حسین دہلوی فتاویٰ نزیریہ جلد دوم ص 1629

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 211